

منصوبہ برائے ثقافتی ہم آہنگی

پیش کرتے ہیں

مختلف ثقافتوں کے تبادلے میں لطف اٹھانا

منصوبہ برائے ثقافتی ہم آہنگی ایک کمیونٹی پروگرام ہے تاکہ ہانگ کانگ میں مختلف نسلی اقلیتوں کے درمیان ثقافتی آگاہی اور تعریف و توصیف کو ابھارا جاسکے۔ ہماری ویب سائٹ پر معلوماتی کٹ تک مفت رسائی حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لیے خوش آمدید

<http://arts.cuhk.edu.hk/~ant/knowledge-transfer/multiculturalism-in-action/index.html>

جنوبی ایشیائی ہانگ کانگ میں

جنوبی ایشیا ایک جغرافیائی تصور ہے جس کا مطلب ہے وہ ممالک جو کہ ایشیا کے جنوبی حصے میں واقع ہیں۔ جنوبی ایشیا میں یہ ممالک ہیں۔ افغانستان، بنگلہ دیش، انڈیا، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا اور بھوٹان۔

قومیت	تعداد	اوسط
ہندوستانی	28,616	0.4%
پاکستانی	18,042	0.3%
نیپالی	16,518	0.2%
دیگر ایشیائی جن میں بنگلہ دیشی اور سری لنکن شامل ہیں	7038	0.09%

مردم شماری 2011: معلومات کے ذرائع

2011 کی مردم شماری کے مطابق

جنوبی ایشیائی ہانگ کانگ کی کل

آبادی کا 1% ہیں

تاریخ

جنوبی ایشیائی افراد ہانگ کانگ میں اُنیسویں صدی سے آباد ہیں۔ وہ انڈین تھے جو یہاں پولیس، سپاہی اور بینکر بن کر آئے۔ اس کے علاوہ بہت سے تاجر چائے، کپڑے اور زیورات کی تجارت کی غرض سے یہاں آباد ہوئے۔ 1947 میں پاکستان کی آزادی اور 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد یہاں پاکستانی اور بنگلہ دیشی بھی رہائش پذیر ہوئے۔

نیپالیوں کی تاریخ کے بارے میں 1948 میں ہانگ کانگ میں بسنے والے گورکھا کے پس منظر کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اُن کے چار بنیادی فرائض میں، بارڈر کا کنٹرول، اندرونی سیکورٹی، دھماکہ خیز مواد کو ناکارہ کرنا اور سمندری راستے کی حفاظت اور امداد شامل تھا۔ اس کے علاوہ گشت



ہانگ کانگ کے جنوبی ایشیائی اور چائنیز باشندے عوامی صحت کے لیے اکتھے کام کرتے ہوئے

ہانگ کانگ میں رہنے والے سابقہ گورکھا یادگاری دن مناتے ہوئے



کرنے والے اور ہسپتالوں یا شفاخانوں کے لیے جدوجہد دوچندا جمع کرنے کی امدادی سرگرمیاں بھی گورکھا نے ہی شروع کی تھیں۔

ہم آہنگی

ان دنوں ہانگ

کانگ میں رہنے والے جنوبی ایشیائی مرد اور عورتیں مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں اکاونٹنٹ اور کھلاڑی سے لے کر سرمایہ کار اور گھر دار، اساتذہ اور مزدور، وکیل اور بینکر کے شعبوں میں جنوبی ایشیائی فرائض سر انجام دیتے نظر آتے ہیں۔ اُن کی ثقافتیں خاص کر کے اُن کے کھانے، اُن کے طریقہ علاج (جیسا کہ یوگا) اور اُن کے مذہبی تہوار ہمارے مقامی ورثے کا اہم حصہ ہیں جس سے ہانگ کانگ کا کثیر الثقافتی اور متحرک معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

زیادہ تر جنوبی ایشیائی لوگوں نے ہانگ کانگ کو اپنا ملک اور گھر ماننے ہوئے یہاں کی طرز زندگی کو اپنا لیا ہے۔ جنوبی ایشیائی لوگوں کے سٹور اور ریسٹورنٹ خاص کر کے چم شا چونی، جارڈن، یاماتی اور یون لانگ میں عام طور پر نظر آتے ہیں۔ زیادہ تر ریسٹورنٹ کے نام بھی چائنیز میں ہوتے ہیں۔ اُن کا مینیو بھی چائنیز میں ہوتا ہے۔ اُن کے گاہکوں میں صرف جنوبی ایشیائی ہی نہیں بلکہ چائنیز اور دوسری اقوام بھی شامل ہیں

جن وہی ایشیائی کمیونٹی اپنے روایتی اور ثقافتی تہوار منا کر ہانگ کانگ کو مختلف ثقافتوں کے حسین امتزاج والا شہر بناتی ہے۔ مثال کے طور پر انڈیا کے بنگالی ڈرگا پوجا (ماتاکا تہوار) یا ماتی میں ہر سال مناتے ہیں جبکہ نیپالی گرنگ لوسر کا تہوار (تبت کا نیا سال) کم شان کنٹری پارک میں مناتے ہیں۔

لوسر (گرنگ کا نیا سال) کم شان کنٹری پارک میں منایا جاتا ہے



درگا پوجا ایک مغربی بنگال کا تہوار ہے جو کہ ہانگ کانگ میں ہر سال منایا جاتا ہے۔

انسانیت دوست جنوبی ایشیائی لوگوں نے ہانگ کانگ میں تعلیم، عوامی صحت اور ذرائع آمد و رفت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ان میں ہانگ کانگ یونیورسٹی کا قیام، بلین سکول، رتن جی ہسپتال اور سٹار فیری کا قیام شامل ہے۔

مشکلات اور چیلنجز

عام طور پر، ہانگ کانگ میں رہنے والے جنوبی ایشیائی لوگوں کے لیے چائنیز سیکھنا بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر لوگ گھروں میں اپنی مادری زبان بولتے ہیں اس لیے چائنیز زبان کی پریکٹس کرنے کے موقع کم میسر آتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے روائی کے ساتھ چائنیز بول سکتے ہیں مگر پھر بھی چائنیز لکھ اور پڑھ نہ سکتا روزگار اور اعلیٰ تعلیم میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔

عوامی سہولیات میں ثقافتی حساسیت کے فقدان کی وجہ سے اکثر جنوبی ایشیائی لوگوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ہانگ کانگ کے ہسپتالوں اور صحت کا نظام نسلی اقلیتوں کے مذہب اور ثقافت کے حوالے سے زیادہ محتاط نہیں مسلم کمیونٹی کے لیے حلال کھانوں کی سپلائی ڈھونڈنا ایک اضافی مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ ہانگ کانگ میں تازہ حلال گوشت کی صرف چند دکانیں ہیں اور تمام ریسٹورنٹ میں حلال کھانے کا مینیو بھی دستیاب نہیں۔

کبڈی کا لطف

کبڈی جنوبی ایشیا کا روایتی کھیل ہے جو کہ تقریباً سارے جنوبی ایشیا میں کھیلا جاتا ہے اور ایشیا کے کھیلوں میں اسے سرکاری کھیل کے طور پر مانا جاتا ہے۔ کبڈی کا مطلب ہے زندہ رہنا یہ ایک

ٹیم ورک ، حکمت عملی اور پھرتیلے پن کا کھیل ہے۔

یہ کھیل سات سات لوگوں پر مشتمل دو ٹیموں کے مابین کھیلا جاتا ہے۔ دونوں ٹیموں کو کورٹ میں ایک لائن کھینچ کر تقسیم کیا جاتا ہے ہر ٹیم ایک حملہ آور لائن کے اس طرف بھیجتی ہے تاکہ وہ مخالفین (روکنے والے) کو ٹیگ کر سکے۔ جب حملہ آور لائن کراس کرتا ہے تو اسے لازمی لگاتار کبڈی کبڈی پکارنا ہوتا ہے سانس لینے سے قبل اسے واپس اپنی سائڈ پر واپس لوٹنا ہوتا ہے۔

حملہ روکنے والوں کا مقصد حملہ کرنے والے کو پکڑنا ہوتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنی سائڈ پر لوٹ جائے اگر حملہ آور پکڑا جائے تو روکنے والی ٹیم کو پوائنٹ ملتا ہے۔ اگر حملہ کرنے والا کامیابی سے واپس لوٹ جائے تو اس کی ٹیم کو پوائنٹ ملے گا اس کے مطابق جتنے لوگوں کو وہ ہاتھ لگا کر آیا ہو گا۔ ہاتھ لگنے والے سارے کھلاڑی آؤٹ ہو جائیں گے۔ یہ کھیل بہت تیزی سے آگے

بڑھتا ہے۔ تماشائیوں میں بھی خاصا جوش و خروش پایا جاتا ہے



پاکستانی اور چائنیز نوجوان کبڈی ہوئے
کی پریکٹس کرتے

اٹیں اپنی کبڈی کی مہارت چیک کریں۔ ہمارے کبڈی کے
سیشن میں شامل ہو کر اسے آزمائیں۔

FUN with Interculturalism is funded by the Equal Opportunities Commission, and supported by Department of Anthropology, Arts Faculty, Institute of Future Cities, and Office of Research and Knowledge Transfer Fund, The Chinese University of Hong Kong.

